1. نظیر اکبر آبادی، فیض احمد فیض

2. غلام علی، پنکج ادھاس

3. ڈاکٹر برہان ، ڈاکٹر زیدی

4. ے کڑی دھوپ میں اپنے گھر سے نکلنا وہ چڑیا وہ بلبل وہ تتلی پکڑنا

5. ستاتی ہے مفلسی .... نظم

انڈا ہے یا دانہ .... کہانی

6. کا ، پر ، کی ، سے۔

7. a) قطب مینار ، لال قلعہ

b) لال قلعہ ہندوستان کی ایک تاریخی عمارت ہے۔ یہ دہلی میں واقع ہے۔ یہ لال پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ لال قلعہ کے اندر دو اہم عمارتیں ہیں۔ ایک دیوانِ عام اور دوسری دیوانِ خاص ہے۔

8. پرانے زمانے کے مطابق آج کل گاؤں کے حالات بالکل بدل گئے ہیں۔ اکثر کھیتوں کی جگہ آج اونچے اونچے مکان اور عمارتیں ہیں۔ اکثر گلیاں پکّی سڑکیں بن گئی ہیں۔ آج کل شہر کی طرح بڑی بڑی دکانیں بھی گاؤں میں نظر آ رہی ہیں۔ سڑکوں پر طرح طرح کی گاڑیاں اِدھر اُدھر دوڑ رہی ہیں۔

9. گاندھی جی

گاندھی جی ہمارے بابائے قوم ہیں۔ ان کا نام موہن داس کرم چند گاندھی ہے۔ وہ ہمارے وطن کی آزادی تحریک کے سردار تھے۔ وہ دوسروں کی خدمت کرنے والے تھے۔ وہ مہاتمہ گاندھی کے نام سے مشہور ہیں۔

مدر تریسا

مدر تریسا ایک انسانی خدمت گار تھی۔ وہ کلکتہ میں ساٹھ برس تک غریبوں اور نادر بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ وہ اسکوپیہ میں پیدا ہوئی۔ ان کی وفات کلکتہ میں ہوئی۔ وہ نوبل انعام یافتہ ہیں۔ وہ 'بابرکت' شخصیت کی حیثیت پر قرار دی گئی ہے۔

10. a) عید ، دیوالی۔

b) عید

عید مسلمانوں کا تہوار ہے۔ دو قسم کی عیدیں منائی جاتی ہیں۔ ایک عید الفطر اور دوسری عید الاضحیٰ ہے۔ عید الفطر رمضان مہینہ کے خاتمہ پر یک روزہ تہوار ہے۔ عید الاضحیٰ پاکیزہ حج کے موقع پر چار دنوں میں منائی جاتی ہے۔

دیوالی

دیوالی ہندوؤں کا تہوار ہے۔ دیوالی میں لوگ گھروں میں شمعیں جلاتے ہیں ۔ یہ روشنی کا تہوار ہے۔ دیوالی کے موقع پر لوگ میٹھے میٹھے پکوان اور مٹھائیاں کھاتے ہیں ۔

11. کہانی انسانیت کا جامہ میں جہاں آرا بیگم میرا پسندیدہ کردار ہے۔ کیوں کہ وہ ایک نیک دل نوجوان عورت ہے۔ اس کہانی کا اہم کردار بھی ہے۔ دوسرا کردار آئی۔سی۔ایس۔آفیسر وحید اس کا شوہر ہے۔ وہ تعلیم یافتہ عورت ہے۔ وہ خاندانی رشتوں کو برقرار رکھنے والی بھی ہے۔

12. یوگا ایک قسم کی ورزش ہے۔ یوگا جسمانی اور دماغی ورزش ہوتی ہے۔ یوگا کرنے سے جسم اور دماغ کو متوازن رکھ سکتے ہیں ۔آج کل یوگا کو دنیا بھر میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ ۲۱ /جون عالمی یومِ یوگا کے طور پر منایا جاتا ہے۔

13. ☆ دہلی کا سب سے مشہور میلہ کون سا ہے؟

☆ 'پھول والوں کی سیر' کس کا اعلیٰ نمونہ ہے؟

☆ 'پھول والوں کی سیر' کی ابتدا کب ہوئی ؟

14. یہ شعر مشہور انقلابی اور ترقی پسند شاعر جناب فیض احمد فیضؔ کا لکھا ہوا ہے۔ کسانوں اور محنت کشوں پر لکھی ہوئی ان کی نظمیں بہت مشہور ہیں ۔اس شعر میں بھی شاعر کسانوں اور محنت کشوں کے لیے آواز اُٹھاتا ہے۔

شاعر اس شعر کے ذریعہ کسانوں اور محنت کش لوگوں کے حق کے بارے میں بتا رہا ہے۔ ان کا حق صرف کھیتوں اور باغوں میں محدود نہیں ہے۔ دنیا آباد کرنے میں ان لوگوں کی محنت اور کوشش ضرور ہے۔ اس لیے وہ ساری دنیا کے حقدار ہیں ۔

15. میں ناریل کا پیڑ ہوں ۔ میں کیرالا کے ریاستی پیڑ کی حیثیت پر اونچا اونچا رہتا ہوں ۔ مجھ سے لوگوں کو بہت سے فائدے ملتے ہیں ۔ میرے پتّوں سے لوگ گھروں کی چھت بناتے ہیں ۔ ناریل میرا پھل ہے۔ ناریل سے تیل ملتا ہے۔ ناریل سے سالن اور پکوان بنا سکتے ہیں ۔ الغرض میں کیرالا کو لوگوں کا جگری دوست ہوں ۔

16. **عالمی یومِ اردو میں شامِ غزل کا انعقاد**

امانت نگر/ ۹ /نومبر ۲۰۱۷ء : عالمی یومِ اردو کے سلسلے میں یہاں کے سنٹرل اسٹیڈیم میں شامِ غزل کا انعقاد ہوا۔ کل رات کو آٹھ بج کر صدرِ ضلعی پنچایت جناب موہن بابو نے غزل پروگرام کا افتتاح کیا۔ عالمی مشہور غزل گلوگار جناب غلام علی صاحب کی سریلی آواز میں غزلوں کی بارش برس رہی تھی ۔ بے شمار محبانِ غزل کی شرکت سے محفل میں چار چاند لگ گئے ۔

17. محمد پور

۱۲رفروری ۲۰۱۸ء

پیارے بیٹے آداب!

تمھارا خط ملا۔ پڑھ کر خوش ہونے کے بجائے ہم لوگ بڑے دکھی بن گئے ہیں۔ کیوں کہ ہم لوگ تمھارے آنے کے انتظار میں رہتے تھے۔ ہم تمھارے پیسے کے محتاج نہیں ہیں۔ ہمیں رہنے سہنے کے لیے یہیں کی کمائی کافی ہوتی ہے۔ ہمیں تمھاری شادی کی خبر ملی تھی۔ ہم لوگ تمھاری مرضی کے خلاف نہیں ہیں۔ اس لیے جلد از جلد تم بیوی سمیت گھر آ جاؤ۔ آپ دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔

بڑے پیار سے تمھارے ابا جان

18. مرزا غالبؔ

مرزا غالبؔ غزل کا بادشاہ مانے جاتے ہیں۔ وہ ہندوستان کا مشہور شاعر ہیں۔ ان کا نام مرزا اسداللہ خاں ہے۔ غالبؔ ان کا تخلص ہے۔ ان کی پیدائش آگرہ میں ہوئی تھی۔ وہ فارسی اور اردو کے بڑے شاعر ہیں۔ وہ مغلیہ سلطنت کا آخری تاجدار بہادر شاہ ظفرؔ کا استاد بھی تھے۔

19. وحید : آداب عرض ہے ابّا جان!

باپ : آداب بیٹے۔ خیریت تو ہے نا؟

وحید : جی ابّا جان۔ آپ کی یا خیریت ہے؟

باپ : خدا کی فضل و کرم سے سب ٹھیک ٹھاک ہیں۔

وحید : ابّا جان! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟

باپ : ناراضی کی کیا بات ہے بیٹے!

وحید : ابّا جان! میں معافی مانگتا ہوں کہ آپ کی اجازت اور مرضی کے بغیر میری شادی بیاہ ہو چکی ہے۔ پھر بھی آپ ہم سے ناراض نہیں ہیں۔

باپ : مجھے معلوم ہے بیٹے۔ تمھارا فیصلہ غلط نہیں پڑا ہے۔ تمھاری بیوی ہم سب کو ماننے والی ہے۔ وہ ہماری اچھی بہو ہے۔ فکر مت کرو بیٹے!

وحید : شکریہ ابّا جان۔ خدا تعلیٰ آپ پر کافی رحم عطا فرما۔

باپ : ٹھیک ہے بیٹے۔ خدا حافظ!